پُرتشدد انتہا پسندی کے خلاف ہماری جنگ

براک اوباما

امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہم نے القاعدہ کی مرکزی قیادت کو تباہ کر دیا' ہوم لینڈ سکیورٹی کو مضبوط کیا اور 9/11 جیسے ایک اور بڑے حملے کو روکنے کیلئے کام کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ خطرے میں اضافہ ہوا ہے۔ یمن میں القاعدہ گروپ ہمارے خلاف سرگرمی سے سازش کرتا ہے۔ 9/11 کے بعد سے دہشت گردوں نے بن غازی' لیبیا میں حملوں سمیت بیرون ملک امریکی شہریوں کا قتل کیا ہے۔ یہاں امریکہ میں فورٹ ہوڈ میں اور بوسٹن میں دوڑ کے دوران امریکی مارے گئے ہیں۔

شام اور عراق میں دہشت گرد گروپ نے، جسے ہم داعش کہتے ہیں، بے قصور شہریوں کو ذبح کیا ہے اور یرغمالیوں کو قتل کیا ہے جن میں امریکی بھی شامل ہیں' اور اپنی بربریت کو لیبیا تک پھیلا دیا ہے جہاں انہوں نے مصری عیسائیوں کا قتل کیا۔ حالیہ مہینوں میں ہم نے اوٹاوا' سڈنی' پیرس اور کوپن ہیگن میں خوفناک حملے دیکھے ہیں۔

دوسری طرف پاکستانی طالبان نے 100 سے زائد اسکول کے بچوں اور ان کے اساتذہ کا قتل عام کیا۔ الشباب نے صومالیہ سے پورے مشرقی افریقہ میں حملے شروع کر رکھے ہیں۔ نائیجیریا اور آس پاس کے ملکوں میں بوکو حرام مردوں' عورتوں اور بچوں کو اغوا اور قتل کرتا ہے۔

ہمیں عالمی سطح پر اور یہاں اندرون ملک متحد ہو کر اس چیلنج کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمیں معلوم ہے کہ محض فوجی قوت اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتی۔ نہ ہی ہم دہشت گردوں کو آسانی سے ختم کر سکتے ہیں جو بے گناہ افراد کو قتل کر رہے ہیں۔ ہمیں پُرتشدد انتہا پسندوں -- پروپیگنڈا کرنے والوں' بھرتی کرنے والوں اور مواقع فراہم کرنے والوں -- سے بھی مقابلہ کرنا ہوگا جو چاہے خود براہ راست دہشت گردانہ سرگرمیوں میں شامل نہ ہوتے ہوں لیکن دوسروں کو ایسا کرنے کیلئے انتہا پسند بناتے ہیں' بھرتی کرتے ہیں اور اُکساتے ہیں۔

اس ہفتہ ہم ایک اہم اقدام کریں گے کیونکہ 60 ممالک سے زائد کی حکومتیں' معاشرتی تنظیمیں اور سماجی رہنما پُرتشدد انتہا پسندی سے مقابلہ کرنے کے عنوان سے ایک عالمی کانفرنس کیلئے واشنگٹن میں اکٹھا ہو رہے ہیں۔ ہماری توجہ مقامی آبادیوں کو بااختیار بنانے پر ہوگی۔

القاعدہ اور داعش جیسی تنظیمیں مذہب کی غلط تشریح کو فروغ دیتی ہیں جسے دنیا بھر کے مسلمانوں کی غالب اکثریت نے مسترد کر دیا ہے۔ دنیا کو مسلم علما اور دانشوروں کی آوازوں کو بلند کرنے کا عمل جاری رکھنا چاہئے جو اسلام کے اصل پُرامن مزاج کے بارے میں درس دیتے ہیں۔ ہم سابق انتہا پسندوں کے بیانات کی دہرا سکتے ہیں جو جانتے ہیں کہ دہشت گرد کیسے اسلام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ہم انٹرنیٹ پر انتہا پسندانہ تحریروں کا جواب دینے کے مقصد سے سوشل میڈیا ٹولز کی ترقی کیلئے مسلم منتظمین اور نوجوانوں کو پرائیوٹ سیکٹر کے ساتھ کام کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔

تجربے سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ لوگوں خصوصاً نوجوانوں کو پُرتشدد انتہا پسندوں کی گرفت میں جانے سے بچانے کا بہترین طریقہ اُنکی فیملی' دوستوں' اساتذہ اور مذہبی رہنماؤں کی مدد کرنا ہے۔ اس ہفتہ کی کانفرنس میں لاس انجلس' مینی پولس اور بوسٹن کے کمیونٹی رہنما اپنے اپنے شہروں میں اُن نئی شراکت داریوں کے بارے میں بتائیں گے جو کمیونٹیز کو بااختیار بنانے میں مدد کر رہی ہیں تاکہ وہ اپنے عزیزوں کو انتہا پسندانہ نظریات سے محفوظ رکھ سکیں۔

جزئیات سے قطع نظر، القاعدہ اور داعش جیسے گروپ اس غصے کا استحصال کرتے ہیں جو اس وقت پھٹ پڑتا ہے جب لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ناانصافی اور بدعنوانی نے انکی زندگیوں میں بہتری لانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑا ہے۔

جو حکومتیں انسانی حقوق سے محروم کرتی ہیں وہ انتہا پسندوں کے ہاتھوں میں کھیلتی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ تشدد ہی تبدیلی لانے کا واحد راستہ ہے۔ پُرتشدد انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کی کوششیں صرف اسی صورت میں کامیاب ہوں گی جب شہری اپنی جائز شکایات کا حل جمہوری عمل کے ذریعہ نکال سکیں اور مضبوط سول سوسائٹیوں کے ذریعہ اظہار کر سکیں۔ ان کوششوں کے ساتھ ساتھ اقتصادی، تعلیمی اور کاروباری ترقی بھی ہونی چاہئے تاکہ لوگ ایک پُروقار زندگی کی امید رکھ سکیں۔

آخر میں ۔۔ اب جبکہ القاعدہ اور داعش گروپ یہ جھوٹ پھیلا رہے ہیں کہ امریکہ اسلام سے متحارب ہے۔۔ ہم سب کو تکثیری اقدار برقرار رکھنے کیلئے جو ہماری بطور امریکی توضیح کرتے ہیں اپنا کردار نبھانا ہوگا۔ اس ہفتہ ہمارے ساتھ امریکی مسلمانوں سمیت بہت سے عقائد کے لوگ شامل ہوں گے جو ہر روز ہمارے ملک کیلئے غیر معمولی خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہ یاددہانی ہیکہ امریکہ صرف اسلئے کامیاب ہے کیونکہ ہم سبھی عقائد اور پس منظر کے لوگوں کا استقبال کرتے ہیں۔

اس تکثیریت کو بعض اوقات نفرت انگیز نظریات اور مختلف مذاہب کے لوگوں کی جانب سے خطرے میں ڈالا گیا ہے۔ ہم نے 2012 میں وسکونسن میں ایک سکھ عبادتگاہ پر اور گزشتہ سال کنساس میں ایک یہودی کمیونٹی سینٹر پر المناک حملہ دیکھا ہے۔

ہم ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ تین نوجوان جو امریکی مسلمان تھے چیپل ہل، نارتھ کیرولائنا میں کیوں بے رحمی سے قتل کر دیئے گئے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ پورے ملک میں بہت سارے امریکی مسلمان فکرمند اور خوفزدہ ہیں۔ تمام عقائد اور پس منظر کے امریکیوں کو اس مغموم کمیونٹی کے ساتھ متحد ہو کر کھڑے رہنا چاہئے اور اعادہ کرنا چاہئے کہ کسی کو بھی اسلئے کبھی بھی نشانہ نہیں بنانا چاہئے کہ وہ کون ہیں، کیسے دکھائی دیتے ہیں، یا کیسے عبادت کرتے ہیں۔

دنیا بھر میں لوگوں کو تشدد پر آمادہ ہونے سے بچانے کی ہماری مہم قطعی طور پر دل و دماغ کیلئے ایک جنگ ہے۔ اس ہفتہ کی کانفرنس کے ذریعہ ہم ایک بار پھر یہ دکھائیں گے کہ دہشت گردوں سے مختلف جو صرف موت اور تباہی دیتے ہیں، ہمارے آزاد معاشرے اور متنوع فرقے موقع، انصاف اور وقار حاصل کرنے کا سچا راستہ دکھاتے ہیں۔

☆☆☆